السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دیوبندی مولوی آیت ''واذاقرئ القرآن فاستمعوالہ وأنصتوا،، (الاعراف : 204) کی روسے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کو منع بتایا ہے کیا اس کا یہ کہنا صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت سے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے پر دلیل پکڑنی اپنے مذہب اوراصول اوراقوال علماء حنفیہ سے بے خبری اورناواقفی پر مبنی ہے ۔ احناف کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے نہ سری نمازمیں فاتحہ پڑھنی چاہئیے نہ جہری میں ، اوراس دعوی پراس آیت سے دلیل پکڑتے ہیں لیکن مولانا عبدالحیٔ حنفی لکھتے ہیں کہ : ''انصاف کی بات تویہ ہے کہ اس آیت سے سری نمازوں میں مطلقاًاورجہری نمازوں میں امام کے سکتوں میں فاتحہ پڑھنے کی ممانعت قطعاً نہیں ثابت ہوتی ۔،، (امام الکلام ص : 107) اسی طرح اور محققین حنفیہ نے بھی لکھا ہے اورمولوی انورشاہ مرحوم کہتے ہیں : ''وأعلم أن الإنصاف والاستماع یقتصرون علی الجهرية، فإن الإنصاف مقدمة للإستماع ، ومعناه : التهيؤللإستماع ،، (فیض الباری 34/1) آگے چل کرکہتے ہیں : ''وقد مني أن الآية تقتصر على الجهرية فقط ، فلا تقوم حجة عليهم في حق السرية،، (ایضا 219/1).

علمائے حنفیہ کے باہمی اختلاف کی یہ کیسی افسوسناک مثال ہے ،ایک کہتا ہے کہ : اس آیت سے دونوں نمازوں میں قرات فاتحہ خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوئی ہے ۔ دوسرا کہتا ہے کہ : اس آیت سے کسی نمازمیں بھی ممانعت نہیں ثابت ہوتی ۔تیسرا کہتاہے : صرف جہری میں ممانعت ثابت ہوتی ہے ۔ مفصل اوربسوط بحث ''تحقیق الکلام ،، ہردوحصہ میں ملاحظہ کیجیے ۔یہاں اس سے زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے ۔ (محدث دہلی ج9ش5شعبان1360ھ ستمبر1941ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر242

محدث فتویٰ